www.ilmkidunya.com

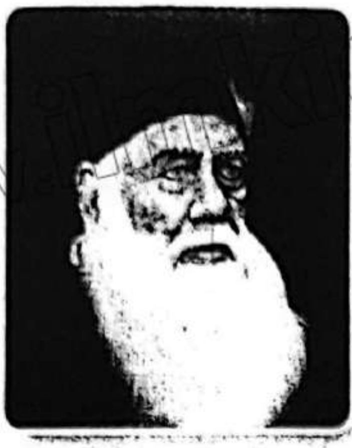

سر سیّد احمد خاں

(۱۸۱۷ء-۱۸۹۸ء)

سر سیّد احمد خاں کی جائے ولادت دہلی ہے۔ ابتدائی تعلیم و تربیت اپنی والدہ سے حاصل کی جو خاصی تعلیم یافتہ اور روشن خیال تھیں۔ تعلیم پانے کے بعد پہلے مغلیہ دربار سے وابستہ ہوئے، بعد ازاں انگریزی عمل داری میں ملازمت اختیار کرلی اور اپنی خداداد صلاحیتوں کی بنا پر محکمہ انصاف میں ترقی کر کے صدر الصدور (مُنصفِ اعلیٰ) کے عہدے پر فائز ہوئے۔

سر سیّد احمد خاں کی زندگی کا اہم مشن ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے بعد اُس وقت شروع ہوا جب کچھ زعما کو مسلمانوں کے روبہ زوال ہونے کا شدت سے احساس ہوا۔ سر سیّد نے جنگِ آزادی کی ناکامی اور مسلمانوں کے زوال کے اسباب پر غور کیا تو وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ امتِ مسلمہ کے احیا اور اس کی ترقی جدید تعلیمات کے حصول میں مضمر ہے اور جب تک مسلمان قوم جدید علوم و فنون خصوصاً سائنسی علوم میں مہارت حاصل نہ کرے گی، وہ ترقی نہیں کر سکتی، چناں چہ وہ اس مقصد کے حصول کے لیے پورے انہماک سے جادۂ عمل پر گام زن ہوگئے۔ اس ضمن میں انھوں نے دوسرے اقدامات کے لیے علی گڑھ میں انگریزی طرز کے ایک سکول کی بنیاد رکھی جسے ۱۸۷۷ء میں کالج کا درجہ دے دیا گیا اور جو تھوڑے ہی عرصے میں برِ عظیم کے مسلمانوں کے لیے علوم و فنون کے احیا کا مرکز قرار پایا۔

سر سیّد احمد خاں کے دوسرے اہم کارناموں میں ۱۸۷۰ء میں رسالہ "تہذیب الاخلاق" کا اجرا شامل ہے جس میں سر سیّد نے مسلمانوں کے اصلاحِ احوال اور تہذیب و ترقی کے لیے خود بھی اَن گنت مضامین لکھے اور اپنے ہم عصر انشا پردازوں کو بھی اس طرف راغب کیا۔ جب سر سیّد احمد خاں نے اِنتقال کیا تو قوم کسی حد تک اپنے خوابِ گراں سے جاگ چکی تھی۔

سر سیّد احمد خاں نہ صرف اُردُو مضمون نویسی کے بانی ہیں بلکہ جدید اُردُو نثر کے بیش تر رویّوں کا آغاز بھی انھوں نے ہی کیا۔ ان کی تحریروں میں عقلیت، مقصدیت، استدلال اور سادگی کی تمام صفات موجود ہیں۔ ان کی تصانیف میں "آثار الصنادید" اور "خطباتِ احمدیہ" کے علاوہ وہ اَن گنت مضامین شامل ہیں جو "مقالاتِ سر سیّد" کے عنوان سے سولہ جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ شاملِ کتاب سبق "اپنی مدد آپ" "مقالاتِ سر سیّد" کی جلد پنجم میں سے ایک ہے جس کا مرکزی خیال یہ قول ہے: "خدا اُن کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔"

اپنی مدد آپ

مقاصدِ تدریس:

۱۔ طلبہ کو اپنی مدد آپ کے جذبے سے آگاہ کرنا اور اس پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرنا۔

۲۔ طلبہ کو اس مقولے کے الفاظ "خدا ان کی مدد کرتا ہے جو آپ اپنی مدد کرتے ہیں" سے آگاہ کرنا اور اس حوالے سے قرآنی تعلیمات کا حوالہ دینا اور مولانا ظفر علی خاں کے اس شعر کی بنیاد پر سبق کی تفہیم کرنا:

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

۳۔ طلبہ کو الف بائی ترتیب اور لغات کا استعمال، متلازم یا گروہی الفاظ، کسی سبق کا مرکزی خیال یا خلاصہ اور مضمون لکھنا سکھانا۔

"خدا اُن کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔"

یہ ایک نہایت عمدہ اور آزمودہ مقولہ ہے۔ اس چھوٹے سے فقرے میں انسانوں کا اور قوموں کا اور نسلوں کا تجربہ جمع ہے۔ ایک شخص میں اپنی مدد کرنے کا جوش اس کی سچی ترقی کی بنیاد ہے اور جب یہ جوش بہت سے شخصوں میں پایا جاوے تو وہ قومی ترقی اور قومی طاقت اور قومی مضبوطی کی جڑ ہے۔ جب کہ کسی شخص کے لیے یا کسی گروہ کے لیے کوئی دوسرا کچھ کرتا ہے تو اس شخص میں سے یا اُس گروہ میں سے وہ جوش اپنی مدد آپ کرنے کا کم ہو جاتا ہے اور ضرورت اپنے آپ مدد کرنے کی اس کے دل سے مٹتی جاتی ہے اور اسی کے ساتھ غیرت، جو ایک نہایت عمدہ قوت انسان میں ہے اور اسی کے ساتھ عزت جو اصلی چمک دمک انسان کی ہے، از خود جاتی رہتی ہے اور جب کہ ایک قوم کی قوم کا یہ حال ہو تو وہ ساری قوم دوسری قوموں کی آنکھ میں ذلیل اور بے غیرت اور بے عزت ہو جاتی ہے۔

آدمی جس قدر کہ دوسرے پر بھروسے کرتے جاتے ہیں، خواہ اپنی بھلائی اور اپنی ترقی کا بھروسا گورنمنٹ ہی پر کیوں نہ کریں، وہ اسی قدر بے مدد اور بے عزت ہوتے جاتے ہیں۔

یہ ایک نیچر کا قاعدہ ہے کہ جیسا مجموعہ قوم کی چال چلن کا ہوتا ہے یقینی اسی کے موافق اس کے قانون اور اسی کے مناسبِ حال گورنمنٹ ہوتی ہے۔ جس طرح کہ پانی خود اپنی پنسال میں آ جاتا ہے، اسی طرح عمدہ رعایا پر عمدہ حکومت ہوتی ہے اور جاہل و خراب و ناتربیت یافتہ رعایا پر ویسی ہی اکھڑ حکومت کرنی پڑتی ہے۔ تمام تجربوں سے ثابت ہوا ہے کہ کسی ملک کی خوبی و عمدگی اور قدر و منزلت بہ نسبت وہاں کی گورنمنٹ کے عمدہ ہونے کے زیادہ تر اس ملک کی رعایا کے چال چلن، اخلاق و عادات، تہذیب و شائستگی پر منحصر ہے، کیونکہ قوم شخصی حالتوں کا مجموعہ ہے اور ایک قوم کی تہذیب در حقیقت ان مرد و عورت و بچوں کی شخصی ترقی ہے، جن سے وہ قوم بنی ہے۔

www.ilmkidunya.com

قومی ترقی مجموعہ ہے شخصی محنت، شخصی عزّت، شخصی ایمان داری، شخصی ہمدردی کا۔ اسی طرح قومی تنزّل مجموعہ ہے شخصی سستی، شخصی بے عزتی، شخصی بے ایمانی، شخصی خود غرضی کا اور شخصی برائیوں کا۔ ناتہذیبی و بد چلنی جو اخلاقی و تمدنی یا باہمی معاشرت کی بدیوں میں شمار ہوتی ہے، در حقیقت وہ خود اسی شخص کی آوارہ زندگی کا نتیجہ ہے۔ اگر ہم چاہیں کہ بیرونی کوشش سے ان برائیوں کو جڑ سے اکھاڑ ڈالیں اور نیست و نابود کر دیں تو یہ برائیاں کسی اور نئی صورت میں اس سے بھی زیادہ زور شور سے پیدا ہو جاویں گی۔ جب تک شخصی زندگی اور شخصی چال چلن کی حالتوں کو ترقّی نہ کی جاوے۔

اے میرے عزیز ہم وطنو! اگر یہ رائے صحیح ہے تو اس کا یہ نتیجہ ہے کہ قوم کی سچی ہمدردی اور سچی خیر خواہی کرو۔ غور کرو کہ تمھاری قوم کی شخصی زندگی اور شخصی چال چلن کس طرح پر عمدہ ہو، تاکہ تم بھی ایک معزز قوم ہو۔ کیا جو طریقہ تعلیم و تربیت کا، بات بات چیت کا، وضع و لباس کا، سیر سپاٹے کا، شغل و اشغال کا، تمھاری اولاد کے لیے، اس سے ان کے شخصی چال چلن، اخلاق و عادات، نیکی و سچائی میں ترقی ہو سکتی ہے؟ حاشا و کلا۔ جب کہ ہر شخص اور کُل قوم خود اپنی اندرونی حالتوں سے آپ اپنی اصلاح کر سکتی ہے تو اس بات کی امید پر بیٹھے رہنا کہ بیرونی زور انسان کی یا قوم کی اصلاح و ترقی کرے کس قدر افسوس بلکہ نادانی کی بات ہے۔

وہ شخص در حقیقت غلام نہیں ہے جس کو ایک خدا ناترس نے جو اس کا ظالم آقا کہلایا جاتا ہے خرید لیا ہے، یا ایک ظالم اور خود مختار بادشاہ یا گورنمنٹ کی رعیّت ہے بلکہ در حقیقت وہ شخص اصلی غلام ہے جو بد اخلاقی، خود غرضی، جہالت اور شرارت کا مطیع اور اپنی خود غرضی کی غلامی میں مبتلا اور قومی ہمدردی سے بے پروا ہے۔ وہ قومیں جو اس طرح دل میں غلام ہیں وہ بیرونی زوروں سے، یعنی عمدہ گورنمنٹ یا عمدہ قومی انتظام سے آزاد نہیں ہو سکتیں جب تک کہ غلامی کی یہ دلی حالت دُور نہ ہو۔ اصل یہ ہے کہ جب تک انسانوں میں یہ خیال ہے کہ ہماری اصلاح و ترقی گورنمنٹ پر یا قوم کے عمدہ انتظام پر منحصر ہے، اُس وقت تک کوئی مستقل اور برتاؤ میں آنے کے قابل نتیجہ اصلاح و ترقی کا قوم میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ گو کیسی ہی عمدہ تبدیلیاں گورنمنٹ یا انتظام میں کی جاویں، وہ تبدیلیاں فانوسِ خیال سے کچھ زیادہ رتبہ نہیں رکھتیں جس میں طرح طرح کی تصویریں پھرتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں، مگر جب دیکھو تو کچھ بھی نہیں۔

انسان کی قومی ترقّی کی نسبت ہم لوگوں کے یہ خیال ہیں کہ کوئی خضر ملے، گورنمنٹ فیّاض ہو اور ہمارے سب کام کر دے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ ہر چیز ہمارے لیے کی جاوے اور ہم خود نہ کریں۔ یہ ایسا مسئلہ ہے کہ اس کو ہادی اور رہ نما بنایا جاوے تو تمام قوم کی دلی آزادی کو برباد کر دے اور آدمیوں کو انسان پرست بنا دے۔ حقیقت میں ایسا ہونا قوّت کی پرستش ہے اور اس کے نتائج انسان کو ایسا ہی حقیر بنا دیتے ہیں، جیسے کہ صرف دولت کی پرستش سے انسان حقیر و ذلیل ہو جاتا ہے۔

بڑا سچا مسئلہ اور نہایت مضبوط جس سے دنیا کی معزز قوموں نے عزت پائی ہے وہ اپنی مدد آپ کرنا ہے۔ جس وقت لوگ اس کو اچھی طرح سمجھیں گے اور کام میں لاویں گے تو پھر خضر کو ڈھونڈنا بھول جاویں گے۔ اوروں پر بھروسے اور اپنی مدد آپ یہ دونوں اصول ایک دوسرے کے بالکل مخالف ہیں۔ پچھلا انسان کی بدیوں کو برباد کرتا ہے اور پہلا خود انسان کو۔

www.ilmkidunya.com

انسان کی اگلی پشتوں کے حالات پر خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی موجودہ حالت انسانوں کے نسل در نسل کے کاموں سے حاصل ہوئی ہے۔ محنتی اور مستقل مزاج محنت کرنے والوں، زمین کے جوتنے والوں، کانوں کے کھودنے والوں، نئی نئی باتوں کے ایجاد کرنے والوں، مخفی باتوں کو ڈھونڈ کر نکالنے والوں، آلاتِ جرِ ثقیل سے کام لینے والوں اور ہر قسم کے پیشہ کرنے والوں، ہنر مندوں، شاعروں، حکیموں، فَیلسوفوں، ملکی منتظموں نے انسان کو موجودہ ترقی کی حالت پر پہنچانے میں بڑی مدد دی ہے۔ ایک نسل نے دوسری نسل کی محنت پر عمارت بنائی ہے اور اس کو ایک اعلیٰ درجے پر پہنچایا ہے۔ ان عمدہ کاریگروں سے جو تہذیب و شائستگی کی عمارت کے معیار ہیں، لگاتار ایک دوسرے کے بعد ہونے سے محنت اور علم و ہنر میں جو ایک بے ترتیبی کی حالت میں تھی، ایک ترتیب پیدا ہوئی ہے۔

رفتہ رفتہ نیچر کی گردش نے موجودہ نسل کو اس زرخیز اور بے بہا جائیداد کا وارث کیا ہے جو ہمارے بزرگوں کی ہوشیاری اور محنت سے مہیا ہوئی تھی اور وہ جائیداد ہم کو اس لیے نہیں دی گئی ہے کہ ہم صرف مثلِ مارِ سرگنج اس کی حفاظت ہی کیا کریں، بلکہ ہم کو اس لیے دی گئی ہے کہ اس کو ترقی دیں اور ترقی یافتہ حالت میں آیندہ نسلوں کے لیے چھوڑ جاویں، مگر افسوس صد ہزار افسوس کہ ہماری قوم نے ان بزرگوں کی چھوڑی ہوئی جائیداد کو بھی گرا دیا۔

ایک نہایت عاجز و مسکین غریب آدمی جو اپنے ساتھیوں کو محنت اور پرہیز گاری اور بے لگاؤ ایمان داری کی نظیر دکھاتا ہے، اس شخص کا اس کے زمانے میں اور آیندہ زمانے میں اس کے ملک، اس کی قوم کی بھلائی پر بہت بڑا اثر پیدا ہوتا ہے کیوں کہ اس کی زندگی کا طریقہ اور چال چلن گو معلوم نہیں ہوتا، مگر اور شخصوں کی زندگی میں خفیہ خفیہ پھیل جاتا ہے اور آیندہ کی نسل کے لیے ایک عمدہ نظیر بن جاتا ہے۔

ہر روز کے تجربے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ شخصی چال چلن ہی میں یہ قوت ہے کہ دوسرے کی زندگی اور برتاؤ اور چال چلن پر نہایت قوی اثر پیدا کرتا ہے اور حقیقت میں یہی ایک نہایت عمدہ عملی تعلیم ہے۔ یہ پچھلا علم وہ علم ہے، جو انسان کو انسان بناتا ہے۔ اسی پچھلے علم سے عمل، چال چلن، تعلیمِ نفسی، نفس کشی، شخصی خوبی، قومی مضبوطی، قومی عزت حاصل ہوتی ہے۔ یہی پچھلا علم وہ علم ہے کہ جو انسان کو اپنے فرائض ادا کرنے اور دوسروں کے حقوق محفوظ رکھنے اور زندگی کے کاروبار کرنے اور اپنی عاقبت کے سنوارنے کے لائق بنا دیتا ہے۔ اس تعلیم کو آدمی صرف کتابوں سے نہیں سیکھ سکتا اور نہ یہ تعلیم کسی درجے کی علمی تحصیل سے ہوتی ہے اور مشاہدہ آدمی کی زندگی کو درست اور اس کے علم کو باعمل، یعنی اس کے برتاؤ میں کر دیتا ہے۔ علم کے بہ نسبت عمل اور سوانح عمری کی بہ نسبت عمدہ چال چلن آدمی کو زیادہ تر معزز اور قابلِ ادب بناتا ہے۔

(مقالاتِ سرسیدؒ، جلد پنجم)

www.ilmkidunya.com

مشق

(۱) سبق "اپنی مدد آپ" کے متن کے حوالے سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) "خدا اُن کی مدد کرتا ہے جو آپ اپنی مدد کرتے ہیں۔" یہ ایک نہایت آزمودہ ہے:
(الف) ترکیب (ب) مقولہ (ج) محاورہ (د) ضرب المثل

(ii) ایک شخص میں اپنی مدد آپ کرنے کا جوش ہے اُس کی:
(الف) تنزلی کی بنیاد (ب) شہرت کی بنیاد (ج) عزّت کی بنیاد (د) ترقی کی بنیاد

(iii) جیسا مجموعہ قوم کی چال چلن کا ہوتا ہے یقینی اس کے قانون اور مناسبِ حال گورنمنٹ ہوتی ہے۔ یہ ایک قاعدہ ہے:
(الف) ہر ملک کا (ب) ہر قوم کا (ج) ہر معاشرے کا (د) نیچر کا

(iv) انسان کی قومی ترقی کی نسبت ہم لوگوں کا خیال ہے کہ ملے کوئی:
(الف) خضر (ب) سخی (ج) حکمران (د) وزیر باتدبیر

(v) "اوروں پر بھروسا" اور "اپنی مدد آپ" یہ دونوں اُصول ایک دوسرے سے ہیں:
(الف) بالکل مخالف (ب) بالکل موافق (ج) قطعاً حسبِ حال (د) بالکل ہم وار

(۲) سبق "اپنی مدد آپ" کے متن کے مطابق سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) وہ کون سا آزمودہ مقولہ ہے جس میں انسانوں کا اور قوموں کا تجربہ جمع ہے؟

(ب) سر سیّد احمد خاں کے خیال میں کون سی قوم ذلیل و بے عزّت ہو جاتی ہے؟

(ج) نیچر کا قاعدہ کیا ہے؟

(د) بیرونی کوششوں سے برائیوں کو ختم کرنے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

(ہ) دنیا کی معزّز قوموں نے کس خوبی کی بنا پر عزّت پائی ہے؟

(۳) سبق "اپنی مدد آپ" کے متن کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے جملے مکمل کریں۔

(الف) خدا اُن کی مدد کرتا ہے جو آپ اپنی ________ کرتے ہیں۔

(ب) جس طرح کہ پانی خود اپنی ________ میں آجاتا ہے۔

(ج) قوم شخصی ________ کا مجموعہ ہے۔

www.ilmkidunya.com

قوم کی سچی ہمدردی اور سچی ______ کرو۔

(ہ) ہم لوگوں کے یہ خیال ہیں کہ کوئی ______ ملے۔

الف بائی ترتیب اور لغات کا استعمال

اگر الفاظ کو اس ترتیب سے لکھا جائے کہ حروفِ تہجی کی ترتیب میں آنے والے حروف سے شروع ہونے والے الفاظ پہلے اور بعد میں آنے والے حروف سے شروع ہونے والے الفاظ بعد میں لکھے جائیں تو الفاظ کی ایسی ترتیب کو "حروفِ تہجی" یا "الف بائی ترتیب" کہتے ہیں۔ اُردو، انگریزی اور دیگر تمام زبانوں کی لغات میں الفاظ کو اسی ترتیب سے لکھا جاتا ہے۔ اس طرح لفظوں کی تلاش اور انھیں مرتّب کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

۴۔ الف بائی ترتیب کے تصور کو مدِ نظر رکھتے ہوئے درج ذیل الفاظ کو الف بائی ترتیب سے لکھیں۔

تجربہ	نیچر	تہذیب	پُرکھوں	فیّاض	پرستش
آزمودہ	پنسال	خیر خواہی	خضر	معمار	آئندہ

متلازم یا گروہی الفاظ

کچھ الفاظ اپنی نوعیّت کے لحاظ سے منفرد ہو جاتے ہیں اور جب ہم اُن الفاظ کو اپنی زبان پر لاتے ہیں تو ان سے متعلق یا منسلک بہت سے دیگر الفاظ ذہن میں آجاتے ہیں۔ ایسے الفاظ کو متلازم یا گروہی الفاظ کہتے ہیں، مثلاً: چڑیا گھر کا لفظ ذہن میں آتے ہی بہت سارے جانور ہمارے تصور میں آجاتے ہیں۔ اسی طرح کسی درخت کا خیال آتے ہی اس کی شاخیں، پتّے، پھول، تنا اور جڑ وغیرہ کا خیال ذہن میں آجاتا ہے۔

(۵) ذیل میں کچھ ایسے ہی متلازم یا گروہی الفاظ دیے جارہے ہیں۔ آپ اُن سے متعلق یعنی اُن کی رعایت کے کم از کم چار الفاظ سوچ کر لکھیں۔

(الف) چمن: ______

(ب) گھر: ______

(ج) مدرسہ: ______

(د) دفتر: ______

(ہ) سمندر: ______

(و) ویگن: ______

مضمون لکھنا

مضمون نثر کی ایک ایسی قسم ہے جس میں کسی بھی موضوع پر اظہارِ خیال کیا جا سکتا ہے۔ مضمون میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ جس موضوع پر آپ لکھ رہے ہیں، اس کے بارے میں آپ کتنی معلومات رکھتے ہیں اور اپنے خیالات کا اظہار کس طرح کرتے ہیں؟ یاد رکھیے ہر مضمون ہمیشہ تین حصوں پر مشتمل ہوتا ہے:

۱۔ ابتدائیہ ۲۔ نفسِ مضمون ۳۔ اختتامیہ

ابتدائیہ: موضوع کے انتخاب کے بعد مضمون کی ابتدا میں موضوع کا تعارف لکھا جاتا ہے۔ ابتدائیہ نہایت جامع اور مختصر ہونا چاہیے اور ایسے دل نشین انداز میں لکھنا چاہیے کہ اس کے پڑھنے کے بعد قاری نہ صرف نفسِ مضمون سے ایک حد تک آگاہ ہو جائے بلکہ وہ اپنے آپ کو آئندہ مضمون پڑھنے کے لیے بھی آمادہ پائے۔

نفسِ مضمون: یہ حصہ مضمون کی مرکزی حیثیت کا حامل ہوتا ہے۔ مضمون نگار کو چاہیے کہ وہ اپنے خیالات کو ایک خاص ترتیب کے مطابق پیراگرافوں میں تقسیم کر کے لکھے۔ مشکل الفاظ کے بجائے سادہ، عام فہم اور بول چال کی زبان لکھے، البتہ جہاں ضروری ہو، وہاں تشبیہات، اشعار، ضرب الامثال، مشاہیر کے قول اقوال، احادیث اور قرآنی آیات سے بھی کام لے مگر ایک بات کو بار بار نہ دہرائے۔ زبان کی اغلاط سے بچے، کیوں کہ زبان کی اغلاط سے مضمون کا حسن غارت ہو جاتا ہے۔

اختتامیہ: مضمون کے خاتمے پر موضوع کی تمام تفصیلات کو سمیٹ کر چند سطروں میں بیان کرنا چاہیے۔ مضمون کا خاتمہ ایسا مؤثر اور دل پذیر ہونا چاہیے کہ موضوع کے تمام ضروری نِکات قاری کی نظروں کے سامنے آ جائیں۔

مرکزی خیال یا خلاصہ لکھنا

کسی سبق کا مرکزی خیال تو فقط تین یا چار سطروں پر مشتمل ہوتا ہے مگر سبق کا خلاصہ خاصا طویل ہوتا ہے اور بعض اوقات سبق کے برابر یا اس سے بھی طویل ہو جاتا ہے۔ دراصل خلاصے میں اسی ترتیب سے وہ باتیں لکھی جاتی ہیں جو سبق میں بیان کی جاتی ہیں مگر ایک تو خلاصہ سرخیاں دے کر نہیں لکھا جاتا، دوسرے خلاصے میں کوئی شعر بھی نہیں لکھا جاتا کیوں کہ کوئی شعر یا کوئی واقعہ وغیرہ لکھنا ضروری ہوتا تو مصنف اس کا اندراج خود کرتا۔

(۶) مرکزی خیال یا خلاصہ لکھنے کے اُصولوں کی روشنی میں سبق "اپنی مدد آپ" کا خلاصہ لکھیں۔

(۷) درج ذیل اقتباس کی تشریح لکھیں۔ تشریح سے پہلے مصنف کا نام اور سبق کا عنوان بھی دیں۔

(الف) قومی ترقی مجموعہ ہے، شخصی محنت ـــــــــــــ حالتوں کو ترقی نہ کی جاوے۔

(ب) بڑا سچا مسئلہ اور نہایت مضبوط ـــــــــــــ پہلا خود انسان کو۔

www.ilmkidunya.com

سرگرمیاں:

- کلاس کا ایک طالب علم سکول لائبریری یا کہیں اور سے مقالاتِ سر سید کی جلد پنجم حاصل کرے اور اس میں سے ایک اور مضمون "آزادیِ رائے" پڑھ کر اپنے ساتھیوں کو سنائے۔
- کلاس کے تمام طالب علم مولانا ظفر علی خاں کے اس شعر کو:

خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

چارٹ کی صورت میں لکھیں جس کا چارٹ اوّل آئے، اُسے جماعت کے کمرے میں آویزاں کیا جائے۔

- جتنے سخن ہیں سب میں یہی ہے سخن دُرست
اللہ آبرو سے رکھے اور تن دُرست

نظیر اکبر آبادی کے اس شعر کے مفہوم کے مدِ نظر "صحت و صفائی" یا "تن درستی ہزار نعمت ہے" کے موضوع پر ایک مضمون لکھیں اور اِس مضمون کو جماعت میں سنائیں۔

اشاراتِ تدریس

۱۔ اساتذہ طلبہ کو مقولہ "خدا اُن کی مدد کرتا ہے جو آپ اپنی مدد کرتے ہیں" کی وضاحت کریں اور طلبہ کو اس ضمن میں قرآنی تعلیمات سے بھی آگاہ کریں۔

۲۔ اساتذہ طلبہ سے "اپنی مدد آپ" کے اصول کے پیشِ نظر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر کی تشریح کروائیں:

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے مِلّت کے مقدّر کا ستارا

۳۔ اساتذہ "پاکستان کی معاشی پس ماندگی کے اسباب" میں سے چند اسباب طالب علموں کے گوش گزار کریں۔

www.ilmkidunya.com